

لاہور کا جغرافیہ (پروفیسر احمد شاہ بخاری پطرس)

مشکل الفاظ و تراکیب کی تفہیم

| الفاظ | مفہوم |
|----------------|---|
| تمہید | آغاز، ابتدا، مقدمہ |
| دلائل | دلیل کی جمع |
| فاتر | کمزور، ضعیف، سست |
| رفع کرنا | دور کرنا |
| اول الذکر | جس کا ذکر پہلے ہو چکا ہے |
| مؤخر الذکر | جس کا ذکر بعد میں ہوا ہے |
| اہل سیف | تلوار والے یعنی جنگ کرنے والے |
| پید طوئی رکھنا | پوری مہارت رکھنا |
| حدود اربعہ | چاروں اطراف، چاروں طرفوں کے علاقوں کی تفصیل |
| عارضہ | بیماری |
| بحث و تمحیص | بحث مباحثہ |
| مفاد عامہ | عام لوگوں کی بہتری، عوام کا فائدہ |
| بہم رسانی آب | پانی پہنچانا، پانی مہیا کرنا |
| تحقیق و تدقیق | کھوج اور غور و فکر |
| رائے دہندگی | رائے دینا |
| کما حقہ | جیسا کہ حق ہے، جیسا کہ ہونا چاہیے |
| دبازت | موٹائی، ضخامت |
| مژدہ | خوش خبری |

| | |
|----------------------|---|
| عقبن دیوار | کچھلی دیوار |
| مطرح نظر | اصل مقصد |
| دساور | غیر ممالک، غیر ملک کی منڈی |
| مصاحب | ساتھی |
| جود و سخا | سخاوت، فیاضی |
| فروش ہونا | قیام کرنا، رہائش پذیر ہونا، ٹھہرنا |
| خرفشے | بکھیرے، جھگڑے، پریشانیاں |
| نظام سقہ | 1539ء میں نصیر الدین ہمایوں اور شیر شاہ سوری کی چونسہ کی لڑائی کے دوران ہمایوں گنگا عبور کرتے ہوئے ڈوبنے لگا تو نظام سقہ نے چڑے کی مشک کی مدد سے اسے بچایا اور دریا عبور کروایا۔ اس احسان کے عوض ہمایوں نے اسے ایک دن کی بادشاہت عطا کی۔ نظام سقہ نے اس دن چڑے کے سکے جارے کیے۔ |
| اہل سیف | محمود غزنوی، محمد غوری، بابر مراد ہیں۔ جنھوں نے وسط ایشیا سے آکر ہندوستان پر حملے کیے۔ |
| میونسپلٹی | بلدیہ |
| عرض بلد | وہ خطوط جو خط استوا کے متوازی کھینچے جاتے ہیں۔ کسی مقام کا فاصلہ جو نصف النہار کے خطوط سے معلوم کیا جائے۔ |
| آواگون | دنیا میں بار بار آنا، ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ انسان سات جنم کے لیے دنیا میں بار بار آتا ہے۔ |
| شیر شاہ سوری | (1540ء تا 1545ء) اصل نام فرید خان تھا۔ ہندوستان کا عظیم حکمران۔ اس نے ڈاک کا نظام جاری کیا۔ جی ٹی روڈ سرکیس بنوائیں۔ زمینوں کی پیمائش کروائی۔ |
| اہل زبان | سبق کے مطابق مراد ہیں دبستان دہلی کے شعرا و ادا۔ |
| جلال الدین اکبر | ہمایوں کا بیٹا جو 1556ء تا 1605ء ہندوستان کا مشہور حکمران رہا۔ مغل اعظم کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ |
| ہائیڈروجن اور آکسیجن | پانی (H_2O) ہائیڈروجن اور آکسیجن کا مرکب ہے۔ ابھی تک نلوں میں صرف گیس ہے۔ امید ہے ایک دن پانی بن جائے گا۔ مطلب ابھی تل خالی ہیں اور پانی نہیں ہے۔ |
| مشہور پیداوار طلبہ | لاہور کالجوں کا شہر کہلاتا ہے۔ پورے پنجاب بلکہ پورے ملک سے لوگ یہاں پڑھنے آتے ہیں پطرس کے دور میں یہ نمایاں تعلیمی مرکز تھا۔ یہاں طلبہ کثیر تعداد میں تھے۔ اس لیے طلبہ کو یہاں کی پیداوار کہا گیا ہے۔ |

خلاصہ:

(بوریڈ 10,11,2009)

پروفیسر احمد شاہ بخاری پطرس ممتاز مزاح نگار تھے۔ پطرس کے مضامین اردو ادب میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ سبق ”لاہور کا جغرافیہ“ میں انھوں نے لاہور شہر کے حوالے سے مزاح نگاری کی ہے۔

تمہید کے طور پر صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں کہ لاہور کو دریافت ہوئے کافی عرصہ ہو چکا ہے۔ لہذا اس کے وجود کو دلائل سے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بزرگوں نے لاہور کے محل وقوع کے بارے میں جو کہا ہے کہ ”لاہور، لاہور ہی ہے“ اگر اس پتے پر آپ لاہور کو تلاش نہیں کر سکتے تو آپ کی تعلیم ناقص اور ذہانت فاجر ہے۔ ایک دو غلط فہمیاں دور کرنا ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ کہ لاہور پنجاب میں واقع ہے جواب ”پنج آب“ نہیں رہا کیوں کہ اس میں اب صرف ساڑھے چار دریا بہتے ہیں۔ کیوں کہ ”راوی“ نے بہنے کا شغل بند کر دیا ہے اور وہ اب پلوں کے نیچے لیٹا رہتا ہے۔ لاہور تک پہنچنے کے دور اسے بہت مشہور ہیں۔ ایک پشاور سے آتا ہے، دوسرا دلی سے۔ وسطی ایشیا کے حملہ آور ایشیا کے راستے وارد ہوتے ہیں اور اہل سیف کہلاتے ہیں جب کہ یوپی کے حملہ آور دلی کے راستے آتے ہیں اور اہل زبان کہلاتے ہیں۔

لاہور کے شہریوں نے بھی اور شہروں کی طرح آب و ہوا کی فراہمی کا مطالبہ کیا ہے لیکن کمیٹی کے پاس چوں کہ ہوا کی قلت ہے اس لیے عام ضروریات کے لیے ہوا کی بجائے گرد اور خاص خاص حالات میں دھواں استعمال کرنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ فراہمی آب کافی الحال یہ بندوبست کیا گیا ہے کہ بارش کے پانی کو حتی الوسع شہر سے باہر نہیں نکلنے دیا جاتا۔ کمیٹی کو اس میں خاطر خواہ کامیابی حاصل ہوئی ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اب ہر محلے کا اپنا ایک دریا ہوگا۔ نظام سٹے کے مسودات کی روشنی میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ پانی پہنچانے کے لیے نل ضروری ہیں۔ لہذا کروڑوں روپے کی لاگت سے گھروں میں نل لگوا دیے گئے ہیں۔ جن میں فی الحال ہائیڈروجن اور آکسیجن گیس بھری ہے۔ ماہرین کہتے ہیں کہ کسی نہ کسی روز یہ گیسیں مل کر ضرور پانی بنائیں گی۔ لہذا شہری اپنے اپنے گھرے نلوں کے نیچے مستقل رکھ دیں تاکہ کوئی پانی سے محروم نہ رہ جائے۔ لاہور کے لوگ اس انتظام پر خوشیاں منا رہے ہیں۔ شیر شاہ سوری کی بنائی ہوئی سڑک جوں کی توں اب تک موجود ہے اور اس کے تاریخی گڑھے اور خندقیں عظمت رفتہ کی یاد دلاتی ہیں۔ یہاں اب بھی کئی لوگوں کے تختے الٹتے ہیں، لوگ ان تختوں کے نیچے دوپہے اور سامنے ذہک لگا کر اس میں ایک بنا سیتی گھوڑا ٹانگ دیتے ہیں جسے اصطلاح میں تانگا کہا جاتا ہے۔

لاہور میں ہر عمارت کی بیرونی دیواریں دہری بنائی جاتی ہیں۔ پہلے اینٹوں اور چونے سے عمارت بناتے ہیں پھر اس پر اشتہاروں کا پلستر کر دیتے ہیں جو موٹائی میں رفتہ رفتہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔ یہ اشتہارات بڑی تیزی سے بدلتے رہتے ہیں جس کی وجہ سے اکثر شہریوں کو کوئی جگہ تلاش کرنے میں پریشانی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لاہور کی سب سے بڑی صنعت رسالہ سازی اور سب سے بڑی حرفت انجمن سازی ہے۔ رسالے کا ہر نمبر عموماً خاص نمبر ہی ہوتا ہے جب کہ عام نمبر صرف خاص خاص مواقع پر شائع ہوتے ہیں۔ انجمنیں بہت زیادہ ہیں اور صدر کم ہیں۔ اس لیے ایک ہی فرد صبح، دوپہر اور شام کو منعقد ہونے والی مختلف تقاریب میں صدر ہوتا ہے جو ہر موقع پر ایک ہی تقریر کرتا ہے۔ اس سے سامعین کو بھی سہولت رہتی ہے۔ لاہور کی سب سے بڑی پیداوار یہاں کے طلبہ ہیں۔ ان کی فصل موسم سرما کے شروع میں بوئی جاتی ہے اور موسم بہار کے آخر میں پک کر تیار ہوتی ہے اور غیر ملکی منڈیوں میں بھی بھیجی جاتی ہے۔ طلبہ کی کئی قسمیں ہیں مگر کچھ ان میں سے زیادہ مشہور ہیں۔ پہلی قسم جمالی طلبہ کی ہے۔ یہ پہلے درزیوں کے ہاں تیار ہوتے ہیں۔ اس کے بعد دھوبی اور پھرنائی کے پاس بھیجے جاتے ہیں اور اس کے بعد کسی ریسٹوران میں ان کی نمائش ہوتی ہے۔ دوسری قسم جلالی طلبہ کی ہے۔ ان کا شجرہ نسب جلال الدین اکبر سے ملتا ہے۔ یہ بڑی شان و شوکت کا مظاہرہ کرتے اور دوستوں پر خوب پیسہ خرچ کرتے ہیں۔ تیسری قسم خیالی طلبہ کی ہے اور یہ اکثر فلسفیانہ گفتگو کرتے پائے جاتے ہیں۔ گاتے ضرور ہیں لیکن اکثر بے سرے ہوتے ہیں۔ چوتھی اور آخری قسم خالی طلبہ کی ہے اور یہ طلبہ کی خالص ترین قسم ہے جو مطالعہ اور امتحان جیسے جھنجھٹ سے یکسر دور رہتے ہیں اور جس معصومیت کو لے کر کالج میں آتے ہیں اسے آخر دم تک برقرار رکھتے ہیں۔ لاہور کے لوگ بہت خوش طبع ہیں۔ (پطرس کے مضامین)

پیرا گراف کی تشریح

اقتباس: ”طلبہ کی کئی قسمیں ہوتی ہیں جن میں چند مشہور ہیں۔ قسم اول جمالی کہلاتی ہے۔ یہ طلبہ عام طور پر پہلے درزیوں کے ہاں تیار ہوتے ہیں، بعد ازاں دھوبی اور پھرنائی کے پاس بھیجے جاتے ہیں اور اس عمل کے بعد کسی ریسٹوران میں ان کی نمائش کی جاتی ہے۔ دوسری قسم جلالی طلبہ کی ہے۔ ان کا شجرہ جلال الدین اکبر سے ملتا ہے، اس لیے ہندوستان کا تخت و تاج ان کی ملکیت سمجھا جاتا ہے۔ شام کے وقت چند مصاحبوں کو ساتھ لیے نکلتے ہیں اور جو دو سخا کے خم لٹھکھاتے پھرتے ہیں۔“

(بورڈ 2018ء)

حوالہ مؤثر:۔ سبق کا عنوان: لاہور کا جغرافیہ

مصنف کا نام: احمد شاہ بخاری پطرس

سیاق و سباق:

لاہور کو دریافت ہوئے اب بہت عرصہ گزر چکا ہے۔ لہذا اسے دلیلوں سے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔ لاہور، لاہور ہی، ہے۔ لاہور پنجاب میں واقع ہے لیکن راوی کے نہ بننے سے پنجاب اب پنج آب نہیں رہا۔ آبادی میں مسلسل اضافے سے اب لاہور کے چاروں طرف بھی لاہور ہی واقع ہے۔ لاہور میں ہوا کی بجائے گرد اور دھواں استعمال ہوتا ہے۔ پانی کا بندوبست یوں کیا گیا ہے کہ بارش کے پانی کو شہر سے باہر نہیں نکلنے دیا جاتا۔ جو سڑک بل کھاتی ہوئی لاہور کے بازاروں سے گزرتی ہے تاریخی اعتبار سے بہت اہم ہے۔ قابل دید مقامات مشکل سے ملتے ہیں اس لیے کہ دیواروں پر اشتہارات چسپاں ہیں۔ لاہور کی سب سے بڑی صنعت رسالہ سازی اور حرفت انجمن سازی ہے۔ لاہور کی اہم ترین پیداوار طلبہ ہیں۔ جن کی چار قسمیں جلالی، جمالی، خالی اور خیالی ہیں۔ لاہور کے لوگ خوش طبع ہیں۔

تشریح: پروفیسر احمد شاہ بخاری پطرس ممتاز مزاح نگار تھے۔ پطرس کے مضامین اردو ادب میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ سبق ”لاہور کا جغرافیہ“ میں انھوں نے لاہور شہر کے حوالے سے مزاح نگاری کی ہے۔

زیر تشریح نثر پارے میں پطرس بخاری لاہور کے کالجوں کے طلبہ کے حوالے سے کہتے ہیں کہ طلبہ کی کئی اقسام ہیں جن میں جمالی، جلالی، خیالی اور خالی طلبہ زیادہ مشہور ہیں۔ اول قسم جمالی کہلاتی ہے۔ طلبہ کی یہ قسم اپنی ظاہری ہیئت کو جاذب نظر بنانے میں تمام تر توجہ صرف کرتی ہے۔ نئے نئے انداز کے کپڑے سلواتی ہے، دھوبی سے بہترین دھلے ہوئے اور استری شدہ کپڑے پہنتی ہے اور حجام کے پاس تیار ہوتی ہے۔ بالوں کی تراش خراش، نئے انداز کی کٹائی، چہرے کی جلد کی صفائی، چہرے کو مختلف چیزوں سے گورا اور چمک دار بنانے کا عمل نائی کے پاس ہوتا ہے۔ کامل تیار ہو کر یہ طلبہ کمرہ جماعت میں نہیں آتے، کالج کو بھی رونق نہیں بخشتے بلکہ ریسٹوران میں کھانا کھاتے اور کھلاتے پائے جاتے ہیں۔ دوسری قسم رعب و جلال کے حامل طلبہ کی ہے۔ یہ اپنی شان و شوکت پر تمام تر توجہ مرکوز کیے ہوئے ہیں۔ مصنف نے مزاحیہ انداز میں کہا ہے کہ ان کا شجرہ نسب جلال الدین اکبر سے ملتا ہے۔ مغل اعظم 1556 تا 1605ء ہندوستان کا شہنشاہ اعظم رہا۔ اس کی طرح کا جلال ان طلبہ کی سرشت میں ہوتا ہے۔ ہر شے ان کی ملکیت سمجھی جاتی ہے۔ ہاسٹل ہو، کمرہ جماعت ہو یا سبزہ زار یہ اپنے مصاحبوں کے درمیان موجود ہوتے ہیں۔ ان کے رعب و جلال کا سامنا کرنے والا کوئی نہیں ہوتا۔ جیسے بادشاہ اپنی بادشاہت کے نشے میں لوگوں کو نوازتے تھے یہ طلبہ بھی مصاحبین کو کھلاتے پلاتے نظر آتے ہیں۔ ہاسٹل کے میس سے نہیں کھاتے نہ ہی کیفے ٹیریا سے بلکہ یہ بازار اور ہوٹل کے شان دار مراکز میں پائے جاتے ہیں۔ اکثر رہتے بھی ہوٹلز میں ہیں۔ ہاسٹل میں کم ہی فروکش ہوتے ہیں۔ تعلیم کا مقصد تعمیر شخصیت اور علم کا حصول ہے لیکن ہمارے نظام تعلیم کی بد نصیبی ہے کہ طلبہ ان مقاصد کے لیے کالجوں میں نہیں آتے اگرچہ کچھ طلبہ کا مقصد علم کا حصول ہی ہوتا ہے لیکن پطرس نے کالجوں بالخصوص گورنمنٹ کالج کے مجموعی ماحول کی منظر کشی کی ہے اور طلبہ کے اطوار کا مضحکہ اڑایا ہے۔ ان طلبہ کے اخلاق سے صاف ظاہر ہے کہ وہ تشنگانِ علم نہیں جن کے راستے میں فرشتے پر پچھاتے ہوں۔

یوں قتل سے بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

اقتباس: ایک دو غلط فہمیاں البتہ ضرور رفع کرنا چاہتا ہوں۔ لاہور پنجاب میں واقع ہے لیکن پنجاب اب پنج آب نہیں رہا۔ اس پانچ دریاؤں کی سرزمین میں اب صرف ساڑھے چار دریا بہتے ہیں اور جو نصف دریا ہے وہ تو اب بہنے کے قابل ہی نہیں رہا۔ اس کو اصطلاح میں راوی ضعیف کہتے ہیں۔ ملنے کا پتہ یہ ہے کہ شہر کے قریب دو پل بنے ہوئے ہیں۔ ان کے نیچے ریت میں یہ دریا لیٹا رہتا ہے، بہنے کا شغل عرصے سے بند ہے۔ اس لیے یہ بتانا بھی مشکل ہے کہ شہر دریا کے دائیں کنارے پر واقع ہے یا بائیں کنارے پر۔
(بورڈ 2022)

حوالہ متن:- سبق کا عنوان: لاہور کا جغرافیہ
مصنف کا نام: احمد شاہ بخاری پطرس

سیاق و سباق:

لاہور کو دریافت ہوئے اب بہت عرصہ گزر چکا ہے۔ لہذا اسے دلیلوں سے ثابت کرنے کی ضرورت نہیں۔ لاہور، لاہور ہی، ہے۔ لاہور پنجاب میں واقع ہے لیکن راوی کے نہ بہنے سے پنجاب اب پنج آب نہیں رہا۔ آبادی میں مسلسل اضافے سے اب لاہور کے چاروں طرف بھی لاہور ہی واقع ہے۔ لاہور میں ہوا کی بجائے گرد اور دھواں استعمال ہوتا ہے۔ پانی کا بندوبست یوں کیا گیا ہے کہ بارش کے پانی کو شہر سے باہر نہیں نکلنے دیا جاتا۔ جو سڑک بل کھاتی ہوئی لاہور کے بازاروں سے گزرتی ہے تاریخی اعتبار سے بہت اہم ہے۔ قابل دید مقامات مشکل سے ملتے ہیں اس لیے کہ دیواروں پر اشتہارات چسپاں ہیں۔ لاہور کی سب سے بڑی صنعت رسالہ سازی اور حرفت انجمن سازی ہے۔ لاہور کی اہم ترین پیداوار طلبہ ہیں۔ جن کی چار قسمیں جلالی، جمالی، خالی اور خیالی ہیں۔ لاہور کے لوگ خوش طبع ہیں۔
تشریح: پروفیسر احمد شاہ بخاری پطرس ممتاز مزاح نگار تھے۔ پطرس کے مضامین اردو ادب میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ سبق ”لاہور کا جغرافیہ“ میں انھوں نے لاہور شہر کے حوالے سے مزاح نگاری کی ہے۔

پطرس بخاری لاہور کے حوالے سے مزاح نگاری کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ یوں تو لاہور، لاہور ہے۔ زندہ دلوں، کالجوں اور مختلف ثقافتوں کا شہر ہے۔ تاریخی عمارات کا شہر ہے۔ صوبائی دارالحکومت ہے لیکن اس کی یہ پہچان کہ یہ پنجاب میں واقع ہے، درست نہیں ہے۔ پنجاب کا مطلب ہے پانچ دریاؤں کی سرزمین۔ اب پنجاب میں پانچ دریا تو نہیں بہتے، ساڑھے چار بہتے ہیں۔ ان کا اشارہ راوی کے سوکھنے کی طرف ہے کہ اب آدھا بہنے کے لائق نہیں رہا۔ اس کو اصطلاح میں بوڑھا راوی کہتے ہیں جس کی آب و تاب ختم ہو چکی ہے۔ راوی کبھی پورے جو بن پر بہتا تھا۔ وقت گزرا تو اس کے بہاؤ میں کمی آگئی۔ پطرس کے دور میں راوی آدھا بہنا بند ہو چکا تھا۔ سال کا کچھ عرصہ بالکل خشک رہتا۔ برسات میں کچھ بہتا۔ یوں یہ ماضی جیسا دریا نہیں رہا تھا۔ اب یہ ریت کا دریا بن چکا تھا۔ دریا اپنے پانی اور روانی سے پہچانے جاتے ہیں۔ چونکہ اب اس دریا میں پانی نہیں رہا تھا اس لیے اسے ڈھونڈنا دشوار ہو چکا ہے۔ ملنے کا پتہ یہ ہے کہ شہر کے قریب دو پل بنے ہوئے ہیں ان کے نیچے ریت کا دریا ہے۔ دراصل یہاں ہی کبھی پانی بہتا تھا۔ اب بہنے کا شغل عرصے سے بند ہے۔ چونکہ دریا میں پانی نہیں رہا اس لیے پہچاننا مشکل ہے کہ شہر دریا کے دائیں کنارے پر واقع ہے یا بائیں کنارے پر۔ اشارہ آبادی کے بے ہنگم اضافے کی طرف بھی ہے کہ شہر اتنا پھیل چکا

ہے اور دریا کے شمال میں بھی آبادی اتنی ہو چکی ہے کہ بتانا مشکل ہے کہ شہر دریا کے دائیں طرف واقع ہے یا بائیں طرف۔ دوسری غلط فہمی جس کی طرف اشارہ ہے وہ یہ بھی ہے کہ شہر اتنا پھیل چکا ہے کہ اب تو لاہور پنجاب کا دار الحکومت ہے لیکن آبادی میں اضافہ اسی شرح سے ہوتا رہا تو کچھ عرصے بعد لاہور صوبہ ہوگا اور پنجاب اس کا دار الحکومت۔ الغرض لاہور کو دریائے راوی اور صوبائی دار الحکومت کے لحاظ سے پہچانا دشوار ہو چکا ہے۔

اقتباس: ”بہم رسانی آب کے لیے ایک اسکیم عرصے سے کمیٹی کے زیر غور ہے۔ یہ اسکیم نظام سٹے کے وقت سے چلی آتی ہے لیکن مصیبت یہ ہے کہ نظام سٹے کے اپنے ہاتھ کے لکھے ہوئے اہم مسودات بعض تو تلف ہو چکے ہیں اور جو باقی ہیں ان کے پڑھنے میں بہت دقت پیش آرہی ہے۔ اس لیے ممکن ہے کہ تحقیق و تدقیق میں ابھی چند سال اور لگ جائیں۔ عارضی طور پر پانی کا یہ انتظام کیا گیا ہے کہ فی الحال بارش کے پانی کو حتی الوسع شہر سے باہر نکلنے نہیں دیتے، اس میں کمیٹی کو بہت کامیابی حاصل ہوئی ہے۔“

(بورڈ 17-2013-2010-2007)

حوالہ متن:-

سبق کا عنوان: لاہور کا جغرافیہ

مصنف کا نام: احمد شاہ بخاری پطرس

سیاق و سباق: اس اقتباس کے لیے اوپر دیا گیا سیاق و سباق موزوں ہے۔

تشریح: پروفیسر احمد شاہ بخاری پطرس ممتاز مزاح نگار تھے۔ پطرس کے مضامین اردو ادب میں خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ سبق ”لاہور کا جغرافیہ“ میں انھوں نے لاہور شہر کے حوالے سے مزاح نگاری کی ہے۔

زیر تشریح نثر پارے میں مصنف نے طنز و مزاح کے پیرائے میں لاہور کے مسائل پر تنقید کی ہے۔ پطرس گرد و پیش میں بکھرے مسائل سے مزاح پیدا کرتے ہیں۔ مذکورہ مضمون میں بھی انھوں نے آب و ہوا کے مسائل کو موضوع بنایا ہے اور میونسپل کمیٹی پر تنقید کی ہے کہ بجائے عوام کو سہولتیں دینے کے انھیں مزید الجھنوں اور مشکلات میں مبتلا کیا جا رہا ہے۔ بہم رسانی آب یعنی گھروں تک پانی پہنچانے کے لیے ایک منصوبہ عرصہ دراز سے کمیٹی کے زیر غور ہے۔ یہ منصوبہ صدیوں قبل نظام سٹے کے زمانے سے چلا آ رہا ہے۔ مصنف نے مزاح کا انداز اختیار کرتے ہوئے نظام سٹے کا نام بطور تلمیح استعمال کیا ہے۔ سٹے سے مراد ماشکی پانی بھرنے والا ہے۔ واقعہ کچھ یوں تھا کہ مغل حکمران ہمایوں جب شیر شاہ سوری (جنگ چونسہ جون 1539ء) سے شکست کھا کر بھاگا تو دریائے گنگا میں ڈوبنے لگا تو وہاں نظام سٹے نے اس کی جان بچائی۔ ہمایوں بادشاہ نے اس احسان کو یاد رکھا اور جب وہ دوبارہ تخت نشین ہوا تو اس نے نظام سٹے کو وعدے کے مطابق ڈھائی دن کی بادشاہت عطا کی۔ نظام نے بھی پانی لوگوں کے گھروں تک پہنچانے کے لیے ایک منصوبہ تشکیل دیا تھا۔ مصنف نے موقع محل کی مناسبت سے نظام سٹے کا ذکر کیا ہے کہ اس کے ہاتھ کے لکھے ہوئے بعض مسودات تو پرانے ہونے کی وجہ سے ضائع ہو چکے ہیں اور جو باقی بچے ہیں انھیں پڑھنے میں مشکل پیش آرہی ہے۔ اس لیے شہریوں کو فی الحال پانی پہنچانا مشکل ہے۔ پانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے جس کے بغیر زندگی محال ہے۔ غور کیا جائے تو یہ انتہائی اہم مسئلہ ہے جسے پطرس نے طنز و مزاح کے پیرائے میں پیش کیا ہے۔

اہل لاہور کو پانی میسر کرنے میں کمیٹی ناکام ہو چکی ہے۔ عارضی طور پر پانی کا یہ انتظام کیا گیا ہے کہ بارش کے پانی کو شہر سے نکلنے نہیں دیتے اور اسے شہر کی حدود میں ہی جمع رکھا جاتا ہے۔ اس منصوبے میں کمیٹی کو خاصی کامیابی ہوئی ہے۔ اگر یوں ہی پانی جمع ہوتا رہا تو عنقریب ہر گھر میں پانی ایک الگ دریا ہوگا۔ اس عبارت میں دراصل میونسپل کمیٹی کی ناقص کارکردگی پر طنز کی گئی ہے کہ اگر ایک طرف وہ عوام کو پانی کی سہولت بہم پہنچانے میں ناکام ہے تو دوسری جانب استعمال شدہ اور گندے پانی کے نکاس کا کوئی انتظام نہیں جس کی وجہ سے ہر محلہ اور علاقہ تالاب کی شکل

اختیار کر جاتا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

س۔ درست جواب کے گردہ دائرہ لگائیں۔

1۔ پطرس بخاری کا سن ولادت ہے:

(A) 1890 (B) 1895 (C) 1898 (D) 1899

2۔ پطرس بخاری کا سن وفات ہے:

(A) 1950 (B) 1955 (C) 1958 (D) 1960

3۔ پطرس بخاری کے بقول پنجاب میں کتنے دریا بہتے ہیں:

(A) دو (B) تین (C) چار (D) ساڑھے چار

4۔ پطرس بخاری نے راوی کو کہا ہے:

(A) قدیم (B) قلیل (C) ضعیف (D) طویل

5۔ لاہور پہنچنے کے مشہور راستے کتنے ہیں:

(A) دو (B) چار (C) تین (D) چھ

6۔ وسطی ایشیا کے حملہ آور لاہور داخل ہوئے:

(A) پشاور کے راستے (B) دلی کے راستے (C) کلکتہ کے راستے (D) بنارس کے راستے

7۔ یو۔ پی کے حملہ آور لاہور کس راستے سے داخل ہوئے:

(A) دہلی (B) بمبئی (C) بنارس (D) پشاور

8۔ لاہور کے حدود اربعہ کو منسوخ کر دیا ہے:

(A) میونسپلٹی نے (B) واسانے (C) ایل۔ ڈی۔ اے نے (D) واپڈا نے

9۔ ماہرین کے خیال میں کتنے سال بعد لاہور ایک صوبے کا نام ہوگا:

(A) پچاس سال (B) چالیس سال (C) دس، بیس سال (D) پندرہ سال

10۔ ماہرین کے خیال کے مطابق جب لاہور صوبہ بن جائے گا تو اس کا دار الخلافہ ہوگا:

(A) پنجاب (B) سندھ (C) سرحد (D) بلوچستان

11۔ لاہور میں بہم رسانی آب کے لیے ابتدائی منصوبہ کس نے بنایا؟

(A) شیر شاہ سوری نے (B) انگریز نے (C) جہانگیر نے (D) نظام سقے

12۔ نظام سقے کے ہاتھ کے لکھے ہوئے اہم مسودات ہو گئے ہیں:

(A) تلف (B) ختم (C) گم (D) پھٹ

13۔ نظام سقے کے مسودات کے مطابق پانی کے لیے ضروری ہیں:

(A) نل (B) لوگ (C) گھر (D) بستیاں

- 14- کمیٹی نے نزل لگوائے ہیں خرچ کر کے:
 (A) ہزار روپے (B) لاکھوں روپے (C) کروڑوں روپے (D) سیکڑوں روپے
- 15- فی الحال ان نلوں میں بھری ہے:
 (A) کاربن ڈائی آکسائیڈ (B) آکسیجن (C) ہائیڈروجن (D) آکسیجن اور ہائیڈروجن
- 16- اہل شہر کو ہدایت کی گئی ہے کہ نلوں کے نیچے چھوڑیں اپنے:
 (A) برتن (B) گھرے (C) گلاس (D) جگ
- 17- لاہور کی سڑک بنوائی تھی:
 (A) شیر شاہ سوری نے (B) اکبر نے (C) جہانگیر نے (D) ہمایوں نے
- 18- اس سڑک پر موجود ہیں:
 (A) گاڑیاں (B) تاریخی گڑھے (C) خندقیں (D) تاریخی گڑھے اور خندقیں
- 19- پطرس بخاری کے مطابق تانگوں میں گھوڑے استعمال ہوئے:
 (A) بناسپتی (B) ولایتی (C) ایرانی (D) ترکی
- 20- بناسپتی گھوڑا شکل و صورت میں ملتا ہے:
 (A) چاند سے (B) سورج سے (C) دُمدار ستارے سے (D) اونٹ سے
- 21- لاہور میں قابل دید مقامات ملتے ہیں:
 (A) مشکل سے (B) بہت زیادہ (C) بہت کم (D) ہر طرف
- 22- بناسپتی گھوڑا حرکت کے وقت دبا لیتا ہے:
 (A) گردن (B) سر (C) دُمد (D) منہ
- 23- لاہور کی ہر عمارت کی دیواریں بنائی جاتی ہیں:
 (A) سنگل (B) دہری (C) تیسری (D) ترچھی
- 24- ان دیواروں پر پلستر کر دیا جاتا ہے:
 (A) مٹی کا (B) سیمنٹ کا (C) ریت کا (D) اشتہاروں کا
- 25- رفتہ رفتہ گھر کی چار دیواری صورت اختیار کر لیتی ہے:
 (A) ڈائریکٹری کی (B) کتابوں کی (C) کاپیوں کی (D) باغ کی
- 26- جہاں بحرِ جلی محمد علی دندان ساز لکھا ہے وہ دفتر ہے:
 (A) بجلی کا (B) پانی کا (C) گیس کا (D) اخبار انقلاب کا
- 27- خالص گھی کی مٹھائی مکان ہے:
 (A) امتیاز علی تاج کا (B) پریم چند کا (C) میرزا ادیب کا (D) غلام عباس کا
- 28- کرشنا بیوٹی کریم والا راستہ باغ کو جاتا ہے:
 (A) شالامار کو (B) لارنس کو (C) ریس کورس کو (D) گلشن اقبال کو

- 29- کھانسی کا مجرب نسخہ والا راستہ جاتا ہے مقبرے کو:
 (A) نور جہاں (B) عالمگیر (C) جہانگیر (D) اکبر
 (پورڈ 2022)
- 30- اشتہاروں کے علاوہ لاہور کی سب سے بڑی صنعت ہے:
 (A) رسالہ سازی (B) سکول (C) کالج (D) یونیورسٹی
- 31- لاہور کی سب سے بڑی حرفت ہے:
 (A) انجمن سازی (B) دندان سازی (C) رنگ سازی (D) رسالہ سازی
- 32- ہر رسالے کے عام نمبر موقعوں پر شائع کیے جاتے ہیں:
 (A) خاص خاص (B) ہر وقت (C) سال بعد (D) مہینوں بعد
- 33- لاہور کے ہر مربع انچ میں موجود ہے:
 (A) اسکول (B) کالج (C) انجمن (D) تالاب
- 34- لاہور کی سب سے مشہور پیداوار ہے:
 (A) چاول (B) گندم (C) طلبہ (D) ڈاکٹر
- 35- ہزاروں کی تعداد میں طلبہ بھیجے جاتے ہیں:
 (A) دسار کو (B) کالجوں کو (C) اسکولوں (D) یونیورسٹیوں کو
- 36- طلبہ کی مشہور قسمیں ہیں:
 (A) جمالی (B) جلالی (C) خیالی اور خالی (D) یہ سب
- 37- جمالی طلبہ تیار ہوتے ہیں:
 (A) درزیوں کے ہاں (B) ڈاکٹر کے ہاں (C) ججوں کے ہاں (D) وکیلوں کے ہاں
- 38- جمالی طلبہ درزیوں کے ہاں تیار ہونے کے بعد بھیجے جاتے ہیں:
 (A) دھوبی کے پاس (B) نائی کے پاس (C) موچی کے پاس (D) دھوبی اور نائی کے پاس
- 39- جمالی طلبہ کی نمائش ہوتی ہے:
 (A) ریستوران میں (B) سرکس میں (C) چڑیا گھر میں (D) عجائب گھر میں
- 40- جلالی طلبہ کا شجرہ ملتا ہے:
 (A) جلال الدین اکبر سے (B) ہمایوں سے (C) جہانگیر سے (D) اورنگ زیب سے
- 41- جلالی طلبہ شام کے وقت نکلتے ہیں ساتھ لیے:
 (A) مصاحبوں کو (B) والد کو (C) بھائی کو (D) ماموں کو
- 42- جلالی طلبہ جو دو سٹاکے اُنڈھاتے پھرتے ہیں:
 (A) دریا (B) سمندر (C) تالاب (D) خم
- 43- جلالی طلبہ کو خوراک راس نہیں آتی:
 (A) کالج کی (B) ہوٹل کی (C) گھر کی (D) شہر کی

- 44- جلالی طلبہ فروکش نہیں ہوتے:
(A) کالج میں (B) ہوٹل میں (C) گھر میں (D) شہر میں
- 45- خیالی طلبہ تبادلہ خیالات کرتے ہیں:
(A) روپ و اخلاق (B) آواگون اور جمہوریت (C) آفرینش (D) ان سب پر
- 46- خیالی طلبہ نظریے پیش کرتے ہیں:
(A) آفرینش اور نفسیات پر (B) خوراک پر (C) آب و ہوا پر (D) تعلیم پر
- 47- خیالی طلبہ ارتقاء انسانی کے لیے ضروری سمجھتے ہیں:
(A) صحبت کو (B) نفرت کو (C) خوراک کو (D) صحت جسمانی کو
- 48- خیالی طلبہ علی الصباح ڈنٹر پلٹتے ہیں:
(A) دو (B) چار (C) تین (D) پانچ، چھ
- 49- خیالی طلبہ شام کو گھر سے سانس لیتے ہیں چھت پر:
(A) ہوٹل کی (B) گھر کی (C) دفتر کی (D) کالج کی
- 50- خیالی طلبہ کیسا گاتے ہیں-
(A) سُرِ یلا (B) بے بُرا (C) پیارا (D) خیالی
- 51- طلبہ کی خالص ترین قسم ہے:
(A) جمالی طلبہ (B) جلالی طلبہ (C) خیالی طلبہ (D) خالی طلبہ
- 52- لاہور کے لوگ ہیں:
(A) خوش شکل (B) خوش خیال (C) خوش عقیدہ (D) خوش طبع
- 53- خالی طلبہ اس طرح زندگی بسر کرتے ہیں جس طرح بتیس دانوں میں:
(A) زبان (B) کان (C) ہاتھ (D) سر
- 54- دریائے راوی کہاں پایا جاتا ہے:
(A) شہر کے دائیں طرف (B) شہر کے بائیں طرف (C) شہر سے باہر (D) پلوں کے نیچے
- 55- نصف دریا کو اصطلاح میں کہتے ہیں:
(A) نہر (B) راوی (C) تالاب (D) راوی ضعیف

(بورڈ 2016ء)

جوابات

| | | | | | | | | | |
|---|-----|---|-----|---|-----|---|-----|---|-----|
| A | -5 | C | -4 | D | -3 | C | -2 | C | -1 |
| A | -10 | C | -9 | A | -8 | A | -7 | A | -6 |
| D | -15 | C | -14 | A | -13 | A | -12 | D | -11 |
| C | -20 | A | -19 | D | -18 | A | -17 | B | -16 |

| | | | | | | | | | |
|---|-----|---|-----|---|-----|---|-----|---|-----|
| A | -25 | D | -24 | B | -23 | C | -22 | A | -21 |
| A | -30 | C | -29 | A | -28 | A | -27 | D | -26 |
| A | -35 | C | -34 | C | -33 | A | -32 | A | -31 |
| A | -40 | A | -39 | D | -38 | A | -37 | D | -36 |
| D | -45 | B | -44 | A | -43 | D | -42 | A | -41 |
| B | -50 | A | -49 | D | -48 | D | -47 | A | -46 |
| D | -55 | D | -54 | A | -53 | D | -52 | D | -51 |



free ilm.